



سوال

(191) عورت کے لیے اپنے بے نماز شوہر کے گھر رہنا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شادی شدہ عورت کا اپنے اس شوہر کے گھر میں رہنے کے بارے میں کیا حکم ہے، جو نماز نہیں پڑھتا اور اس کی اس عورت سے اولاد بھی ہے؟ نیز بے نماز کو رشتہ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب عورت کسی ایسے شوہر سے نکاح کرے جو نہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور نہ گھر ہی میں نماز ادا کرنے کا پابند ہو تو ایسا نکاح صحیح نہیں ہے کیونکہ تارک نماز کافر ہے، جیسا کہ کتاب اللہ، سنت مطہرہ اور اقوال صحابہ سے معلوم ہوتا ہے، عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

«کان أصحاب النبی لا یرون شیئاً من الأعمال تزکة کفر إلا الصلاة» (جامع الترمذی، الایمان، باب ما جاء فی ترک الصلاة، ح: ۲۶۲۲)

”اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں سے نماز کے سوا اور کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔“

اور کافر کے لیے مسلمان عورت حلال نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فان علمتموهن مؤمنات فلا تزوجوهن اِلٰی الکفار اِلَّا مَن حَلَّ اَہْمٌ وَلَا یُحِلُّونَ لَہُنَّ ۗ ۱۰ ... سورة الممتحنہ

”سو اگر تم کو معلوم ہو کہ وہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو کیونکہ نہ یہ ان کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ ان کے لئے جائز ہیں۔“

اگر عقد نکاح کے بعد اس نے نماز کو ترک کیا ہو تو نکاح فسخ ہو جائے گا الا یہ کہ وہ توبہ کر کے اسلام کی طرف رجوع کر لے۔ بعض علماء نے اسے عدت کے ساتھ بھی مقید کیا ہے یعنی اگر عدت ختم ہو جائے تو پھر اس کے لیے مسلمان ہونے پر رجوع حلال نہ ہوگا الا یہ کہ نیا نکاح کرے۔ عورت کے لیے بھی واجب ہے کہ وہ اس سے جدائی اختیار کر لے اور اسے اپنے قریب نہ آنے دے الا یہ کہ وہ توبہ کر کے نماز شروع کر دے، خواہ اس کی اس سے اولاد بھی ہو کیونکہ اس صورت حال میں باپ کو اپنی اولاد کا حق حضانت حاصل نہیں ہے۔

مسئلہ کی اس سنگینی کے پیش نظر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی بیٹیاں اور وہ عورتیں جن کے وہ ولی ہیں ایسے لوگوں کے نکاح میں نہ دیں جو نماز نہیں پڑھتے، کیونکہ یہ



بہت خطرناک صورت حال ہے۔ اس مسئلہ میں وہ کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کا لحاظ نہ کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

ہذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 245

محدث فتویٰ